ناشرِ کربلا

حسینیت کی ضرورت ہے ہر زمانے کو　　سلام آلِ محمدؐ کے آستانے کو
وفا کی قوتِ برداشت آزمانے کو　　ہر اک محاذ پہ دہراؤ اس فسانے کو

فسانۂ غمِ شبیر جاودانی ہے
وگرنہ دہر کی ہر ایک چیز فانی ہے

پیامِ شام و سحر کلُ من علیہا فان　　نظامِ شمس و قمر کلُ من علیہا فان
متاعِ قلب و نظر کلُ من علیہا فان　　ہمہ آلِ نوعِ بشر کلُ من علیہا فان

بقا کا فخر مسلسل اسی کی ذات میں ہے
جو ذوالجلال والاکرام کی صفات میں ہے

وہ ذوالجلال والاکرام کنزِ مخفی تھا　　کوئی بھی چیز نہ تھی کائنات میں پیدا
وہ ایک نورِ مجسّم تھا قبل ارض و سما　　اسے خود اپنے تعارف کا اشتیاق ہوا

رخِ وجوب سوئے ممکنات کرنے لگا
خدا ارادۂ اظہارِ ذات کرنے لگا

خود اپنے نور سے روشن کیا اک اور دیا　　اسے جو دیکھا تو خود ہی خوشی سے جھوم اٹھا
وہ ایک نور تھا خود وہ تھا اور کچھ بھی نہ تھا　　اس ایک نور کو فانوسِ علم میں رکھا

وہ نور خلقتِ کونین کا اصول ہوا
وہ نور بندۂ خالق ہوا رسولؐ ہوا

www.emarsiya.com

پھر ایک سلسلۂ نور ہو گیا جاری — ہوئی یہ نسلِ محمدؐ پہ رحمتِ باری
تھیں اس میں وجہِ مکرم کی نعمتیں ساری — بقائے امرِ مشیت کی تھی یہ تیاری

بقا کی آج بھی بنیاد صرف چودہ ہیں
کہ "لفظ وجہ" کے اعداد صرف چودہ ہیں

بقائے ذکرِ خدا کے یہی تو ضامن ہیں — ثباتِ ارض و سما کے یہی تو ضامن ہیں
گروہ اہلِ وفا کے یہی تو ضامن ہیں — اثر کے اور دعا کے یہی تو ضامن ہیں

یہی دلوں کے لیے ہیں علاج دوری کا
یہی تو غیب ہیں پیغام ہیں حضوری کا

یہی تو وجہِ تعارف ہیں کبریا کے لیے — یہ ابتداء کے لیے ہیں یہ انتہا کے لیے
رہے خدا کے لیے اور گئے خدا کے لیے — فضیلتیں ہیں یہ سب آلِ مصطفےٰؐ کے لیے

انہی کے دم سے صداقت کا نام باقی ہے
نبیؐ کا دین خدا کا کلام باقی ہے

خدا کرے کہ نبیؐ سے وفا کرے دنیا — حقیقتوں کا ذرا سامنا کرے دنیا
نبیؐ کی آل کا عرفاں ذرا کرے دنیا — خوشی سے اجرِ رسالت ادا کرے دنیا

نہ مال و زر میں نہ دنیا کی زیب و زین میں ہے
ادائے اجرِ رسالت غمِ حسینؑ میں ہے

غمِ حسینؑ کا پرچم بلند ہو یارب — عزا پسند دلِ دردمند ہو یارب
امام باڑوں کی رونق دو چند ہو یارب — جو اختلاف کا رستہ ہے بند ہو یارب

دلوں پہ داغ کدورت جو ہے وہ دھل جائے
خدا کرے کہ اخوت کی راہ کھل جائے

www.emarsiya.com

ہمارا طرزِ بیاں اب بھی التماسی ہے
نظامِ عدل کا یہ نکتۂ اساسی ہے
شعور و فکر کی معراج حق شناسی ہے
خرد کا سب سے بڑا ظلم ناسپاسی ہے
جو اہلِ ظرف ہیں محسن کشی سے ڈرتے ہیں
خود اپنے چاہِ ندامت میں ڈوب مرتے ہیں

کبھی کرے نہ فراموش اسے کوئی انسان
ہے کائنات میں احسان کی جزا احسان
یہ ایک راہِ ہدایت بتا چکا قرآن
کہ ہے سپاس گذاری کا بس یہی عنوان
خدائے پاک کا فرمان بھول جاتے ہیں
وہ کم نسب ہیں جو احسان بھول جاتے ہیں

جنھیں خدا سے محبت کا آج دعویٰ ہے
خدا کا ان کی محبت سے یہ تقاضہ ہے
عملِ رسولؐ کو کرتے ہوئے جو دیکھا ہے
اسی عمل کا انھیں اتباع کرنا ہے
حقیقتاً یہی معیار ہے مودّت کا
یہی ہے دین کا مقصد یہی شریعت کا

کیا رسولؐ نے اپنے عمل سے یہ اظہار
ہے کون چشمِ مشیت میں دینِ حق کا وقار
وہ اہلبیتؑ وہ ہستی کے منفرد کردار
وہ جنکو کہتی ہے تاریخ عترتِ اطہار
حدیث ہو تو یمانی کساء میں ملتے ہیں
مباہلے میں کتابِ خدا میں ملتے ہیں

نبی نے کر دیا واجب یہ ہر مسلماں پر
کہ اہلبیتؑ سند ہیں حدیث و قرآں پر
یہ ظلِ رحمتِ عالم ہیں نوعِ انساں پر
خطا کی گرد نہ آئے گی ان کے داماں پر
الگ ہے رجس سے باطن بھی ان کا ظاہر بھی
خدا گواہ یہ معصوم بھی ہیں طاہر بھی

www.emarsiya.com

ہے کون تختِ سلونی پہ خسروِ عرفاں — ہے کون محوِ تلاوت یہ آسیہ گرداں
وہ اوجِ دوشِ نبی ہو کہ اوجِ نوکِ سناں — الگ نہ ہوگا کبھی اہلبیتؑ سے قرآں
نبی کے پاس پہنچ جائینگے یہ کوثر پر
یہی تو طنزِ مسلسل بنے فکرا بتر پر

وہ ہو قریب کی صورت کہ دور کی صورت — عمل کی راہ میں سب آنحضور کی صورت
کبھی وہ غیب کبھی وہ ظہور کی صورت — شعور و فکر کے قرآں میں نور کی صورت
ہر ایک دور میں محسن ہیں نوعِ انساں کے
ازل سے تابہ ابد ہمسفر میں قرآں کے

یہ بات قولِ پیمبرؐ سے انحرافی ہے — کہ امرِ حق میں خدا کی کتاب کافی ہے
یہ بات دسترسِ عقل کے منافی ہے — خطائے فکر یہ ناقابلِ معافی ہے
سروں پہ اپنی انا کا عذاب اٹھاتے ہیں
جو اہلبیتؑ سے کٹ کر کتاب اٹھاتے ہیں

خرد کا نقشِ جبیں اہلبیتؑ و قرآں ہیں — اساسِ شرعِ مبیں اہلِ بیتؑ و قرآں ہیں
دلیلِ عظمتِ دیں اہلبیتؑ و قرآں ہیں — فقط کتاب نہیں اہلبیتؑ و قرآں ہیں
خراج لیتا ہے قرآں جو دونوں عالم سے
اسے وقار ملا اہلبیتؑ کے دم سے

نظامِ فکر کو ہے انسے راہبر کی تلاش — ہو جس طرح سے غریب الوطن کو گھر کی تلاش
کسی گروہِ مریضاں کو چارہ گر کی تلاش — ہجومِ یاس میں اک شخصِ معتبر کی تلاش
ترس رہے ہیں سبھی دردمندیوں کیلئے
نہیں ہے کوئی بھی شیرازہ بندیوں کیلئے

www.emarsiya.com

فضائے تیرہ میں اک آفتاب کا لانا   کسی عمل پہ کسی احتساب کا لانا!
سوالِ جبر و ستم کے جواب کا لانا   دِل و نگاہ میں اک انقلاب کا لانا
کسی پہ واجبِ عینی نظر نہیں آتا
یہاں پہ کوئی خمینی نظر نہیں آتا

ہمارے دور میں اسلام کا جو داعی ہے   وہ حُبِ ذات کے زنداں کا ایک قیدی ہے
ذرا تو غور کرو بے حسی یہ کیسی ہے   یہ قوم اپنے ہی وارث کو بھول بیٹھی ہے
حصولِ عشرتِ دنیا میں مبتلا ہیں ہم
گناہِ شرکِ تولا میں مبتلا ہیں ہم

معاشرے میں جو یہ خلفشار برپا ہے   امامِ وقت سے دوری کا یہ نتیجہ ہے
خدا کے بعد جو سب سے بڑا سہارا ہے   جو اس سے بچھڑے تو پھر دین ہے نہ دنیا ہے
ہلاکتوں کے چلن ہیں یہ زندگی کے نہیں
امام کے جو نہیں ہم تو پھر کسی کے نہیں

ہم اپنے ذوقِ ولا کو ابھارتے ہی نہیں   خلوصِ جذبۂ دِل کو نکھارتے ہی نہیں
عقیدتوں کے چمن کو سنوارتے ہی نہیں   پکارنے کی طرح سے پکارتے ہی نہیں
گمان و ریب کے طوفان میں بہہ رہے ہیں ہم
روایتاً عجل اللہ کہہ رہے ہیں ہم

گناہِ شرکِ تولا سے کون تائب ہے   یہ طرزِ فکر بھی منجملہ عجائب ہے
ہم اسکو بھولے ہیں خود جو نبی کا نائب ہے   امامِ وقت ہے غائب کہ قوم غائب ہے
کوئی تو فیض اٹھائے قیامِ حاضر سے
رجوع کیوں نہیں کرتے امامِ حاضر سے

www.emarsiya.com

قسم خدا کی ہمارا امام زندہ ہے　　رسولِ پاک کا قائم مقام زندہ ہے
علیؑ و فاطمہؑ کا لالہ فام زندہ ہے　　شہیدِ کرب و بلا کا پیام زندہ ہے
قریب ہو وہ نظر سے کہ دور آئے گا
اسے مدد کو پکارو ضرور آئے گا

طلوع ہوگی یقیناً صداقتوں کی سحر　　وہی تو ہوگا غمِ سبطِ مصطفےٰؐ کی سپر
ضرور آئے گا اس کائنات میں لے کر　　وہ انقلاب جو ہوا انقلابِ فکر و نظر
خدا کے دین کو آفات سے بچائے گا
وہ اس سفینے کو طوفان سے کھینچ لائے گا

نبی کے علم کا وہ ورثہ دار ہے کہ نہیں　　زمیں پہ حجّتِ پروردگار ہے کہ نہیں
اسی پہ دین کا دار و مدار ہے کہ نہیں　　وہ وارثِ علم و ذوالفقار ہے کہ نہیں
اسی کو منتقمِ کربلا سمجھتے ہیں
وجودِ حق کا سہارا سدا سمجھتے ہیں

وجودِ حق کا بشر کو شعور کتنا ہے　　یقینِ منزلِ غیب و حضور کتنا ہے
نظر کے ظرف کو ادراکِ نور کتنا ہے　　جو ہے قریبِ رگِ جاں وہ دور کتنا ہے
خدا کو حاضر و ناظر جو پا نہیں سکتے
وہ لوگ غیب پہ ایمان لا نہیں سکتے

بقدرِ ظرفِ یقیں ہے شعورِ غیبت بھی　　یہی شعور ہے معراجِ آدمیت بھی
رسول پر ہو بھروسہ تو ہے شریعت بھی　　کہ اعتبار کا اِک نام ہے مودت بھی
یہ ایک تزکیۂ نفس کی ضرورت ہے
غمِ حسین بھی ایک جادۂ مودت ہے

www.emarsiya.com

غمِ حسینؑ مناؤ کہ یہ فضیلت ہے | یہ داغ دل پہ سجاؤ کہ یہ فضیلت ہے
عقیدتوں کو جگاؤ کہ یہ فضیلت ہے | عزا کی بزم میں آؤ کہ یہ فضیلت ہے

غمِ حسینؑ مناؤ کہ سب کا فرض ہے یہ
تمام ملّتِ اسلامیہ پہ فرض ہے یہ

غمِ حسینؑ نہاں بھی ہے آشکارا بھی | غمِ حسینؑ تعلق بھی ہے سہارا بھی
غمِ حسینؑ سفینہ بھی ہے کنارا بھی | غمِ حسینؑ ہمارا بھی ہے تمہارا بھی

دلوں کو صاف کرو آہ کا اثر دیکھو
حسینؑ ابنِ علیؑ کو پکار کر دیکھو

بپا ہے مجلسِ شبیر دوستو آؤ | بڑھاؤ فکر کی توقیر دوستو آؤ
سنوارنی ہو جو تقدیر دوستو آؤ | بناؤ خلد میں جاگیر دوستو آؤ

فضائے خلد وہاں انتظار کرتی ہے
یہاں حسینؑ کی ماں انتظار کرتی ہے

یہ جانتے ہیں سبھی کون ہے حسینؑ کی ماں | کساء کا مرکزی کردار ہے یہی ذیشاں
اسی کے نام سے کرتا ہے خالقِ دوجہاں | نبوت اور امامت کو نسبتوں سے بیاں

مباہلے میں نبوت کے کام آئیؑ ہے
فدک سے شانِ امامت بچا کے لائی ہے

رکھا ہے پیشِ نظر اُمتِ پدر کا بھلا | ہوا امام جو آغوشِ فاطمہؑ میں پلا
جو ہے رواجِ شہادت اسی کے گھر سے چلا | ہمیشہ تیغ کی زد پر رہا ہر اک کا گلا

سند ہے جذبۂ ایثار فاطمہ کیلئے
چراغ کوئی جلاتا نہیں ہوا کیلئے

www.emarsiya.com

یہ شمعِ سورۂ کوثر کی جاوداں تنویر
لیے ہے حلقے میں فانوسِ آیۂ تطہیر
عجب ہے جاہ و جلال کنیزِ ربِ قدیر
نہیں قلم میں یہ طاقت کہ کر سکے تحریر
روش روش پہ شگوفے کھلا کے چلتا ہے
مگر یہاں پہ قلم سر جھکا کے چلتا ہے

اگرچہ باپ کے رتبے کو جانتے ہیں سبھی
خدائے پاک نے کہا اسکو منزلت بخشی
مگر وہ دخترِ عالی وقار کیسی تھی
رسول اٹھتے تھے تعظیم کیلئے جس کی
ہے اسکے پاس سند اختیارِ عالم کی
کنیزِ خاص ہے پروردگارِ عالم کی

کسی سے آپکے پردے کا ہو بیاں کیونکر
کیا جو بنتِ پیمبرؐ نے اس جہاں سے سفر
چراغِ مہر کو گل کر دیا گیا یکسر
فلک نے چادرِ شب ڈال دی جنازے پہ
عطا انہیں کو دو عالم میں یہ مقام کیا
خدا نے بنتِ پیمبرؐ کا احترام کیا

عجب مرقعۂ احساسِ ذمہ داری ہے
کہ ایک ذات ہے اور سبکی غمگساری ہے
شکستہ دل ہے پریشاں ہے غم کی ماری ہے
مصیبتوں میں ہی سب زندگی گزاری ہے
ہوئی تلاش قلم کو جو اسکے منصب کی
مصیبتوں نے پکارا کہ ماں ہے زینبؑ کی

یہ سوگواروں کی قسمت جگائی ہے دیکھو
کہ خلد چھوڑ کے مجلس میں آئی ہے دیکھو
نصیبِ حُر تھا جو رومال لائی ہے دیکھو
ہمارے اشکوں کی قیمت بڑھائی ہے دیکھو
اسی کو دیں گے شہِ مشرقین کا پرسہ
یہ لینے آئی ہے اپنے حسینؑ کا پرسہ

www.emarsiya.com

اگرچہ بانیٔ مجلس کی میہماں ہے وہ — جو ہیں شریکِ عزا انکی میزباں ہے وہ
زمیں پہ بیٹھی ہے عفّت کا آسماں ہے وہ — زبانِ عجز کہے کیا خدا کی شان ہے وہ
بہاؤ اشک ادا فرضِ عین کرتے رہو
بڑے خلوص سے ذکرِ حسینؑ کرتے رہو

بوجہِ گردشِ دوراں ہوا یہ ذکر جو کم — تو عزمِ ثانیٔ زہراؑ سے شرمسار ہیں ہم
ہمیں انہیں کے رسن بستہ بازوؤں کی قسم — تمام عمر کریں گے حسینؑ کا ماتم
وہ آزمائے ہمیں جتنا ظلم میں دم ہے
ہمارا عزمِ فروغِ عزا مصمم ہے

جہاں میں بانیٔ ذکرِ حسینؑ ہے زینبؑ — الم گسارِ شہِ مشرقین ہے زینبؑ
علیؑ و فاطمہؑ کے دل کا چین ہے زینب — خود اپنی ذات میں نوحہ ہے بین ہے زینبؑ
ہلائی سازشِ عزمِ یزید کی بنیاد
رکھی عزائے حسینِؑ شہید کی بنیاد

ہر ایک ناشرِ پیغامِ کربلا پہ سلام — ہر ایک شارحِ عزمِ شہِ ہدیٰ پہ سلام
ہر اک مفسرِ رودادِ نینوا پہ سلام — ہر اک امینِ غمِ سبطِ مصطفٰےؐ پہ سلام
سلام حضرتِ فضہ تمہارے منصب پر
سلام لہجۂ عابد پہ نطقِ زینب پر

حمیتوں کو جگالو کہ ذکرِ زینبؑ ہے — ادب سے سر کو جھکالو کہ ذکرِ زینبؑ ہے
سماعتوں کو بچھالو کہ ذکرِ زینبؑ ہے — تصورات کو ٹالو کہ ذکرِ زینبؑ ہے
ولا کی سوچ بھی غیرت پسند ہوتی ہے
یہاں تو چشمِ تصور بھی بند ہوتی ہے

www.emarsiya.com

شعورِ عظمتِ ناموسِ مصطفیٰؐ کی قسم
غمِ حمیتِ سلطانِ کربلا کی قسم!
لحاظِ غیرتِ عباس با وفا کی قسم
ردائے زینبؑ مضطر چھنی خدا کی قسم!

یہ بے ردائی زینبؑ کا جو فسانہ ہے
ہر اک غیور سماعت پہ تازیانہ ہے

بیان ادب سے جو یہ سانحہ نہیں ہوگا
ادائے شعر کا وعدہ وفا نہیں ہوگا
ہر ایک لفظ اگر مرثیہ نہیں ہوگا
تو حقِ پردۂ زینبؑ ادا نہیں ہوگا

رہے حدوں میں قلم اور زباں ضروری ہے
لحاظِ حفظِ مراتب یہاں ضروری ہے

کمال حدِ ادب ہے یہ زندگانی میں
میں گم ہوں غیرتِ انساں کی نوحہ خوانی میں
ہے ذکر ثانیٔ زہرا جو اس کہانی میں
تو پردہ پوش ہیں الفاظ بھی معانی میں

نقاب ڈال کے چہرے پہ روشنائی کا
قلم نے حال لکھا اسکی بے ردائی کا

ردا چھنی ہے تو دلگیر ہو گئی زینبؑ
لباسِ آیۂ تطہیر ہو گئی زینبؑ
امینِ مقصدِ شبیر ہو گئی زینبؑ
کچھ اور صاحبِ توقیر ہو گئی زینبؑ

نہ رہ سکی کوئی سازش کبھی نہاں آخر
ملی شہادتِ شبیر کو زباں آخر

سنا گیا ہے کہ بعد از شہادتِ شبیرؑ
حرم کو لوٹ کے خیمے جلا چلے بے پیر
امامِ وقت کے پاؤں میں ڈال دی زنجیر
ہوئے روانہ سوئے شام قافلے کے اسیر

اک احتجاج تھا آہ و بکا کی صورت میں
چلے وہاں سے جلوسِ عزا کی صورت میں

www.emarsiya.com

اسی جلوسِ عزا نے دکھائے وہ اعجاز — کہ منقلب ہوا لوگوں کی فکر کا انداز
ضمیرِ دینِ پیمبر سے آئی یہ آواز — جنابِ ثانیٔ زہرا تمھاری عمر دراز
سبھی رسولوں کی محنت بچائی ہے تم نے
اور آبروئے مشیت بچائی ہے تم نے

عجب مؤثر و خاموش احتجاج کیا — خرد عوام کی بیمار تھی علاج کیا
نظامِ فکر کو آزاد تخت و تاج کیا — غمِ حسینؑ کو جذبہ نہیں مزاج کیا
سدا حسینؑ کے مقصد کو یاد کرتی رہیں
اور اپنی تیغِ زبان سے جہاد کرتی رہیں

جہادِ فکر کا رستہ وہ اختیار کیا — رضائے خالقِ اکبر پہ انحصار کیا
قبائے جبر و تشدد کو تار تار کیا — ضمیرِ ظلم پہ مظلومیت سے وار کیا
انہیں کی جرأتِ اظہار معجزہ ٹھہری
صداقتِ لبِ گفتار معجزہ ٹھہری

یہ پوچھنا ہے مجھے بے حیا زمانے سے — کہ فائدہ ہوا کیا اتنا ظلم ڈھانے سے
نہ چھین پائے صداقت کو اس گھرانے سے — رسن سے کام چلا ہے نہ تازیانے سے
خبر ہے سب کو جو انجامِ قال و قیل ہوا
امیرِ وقت بھی دربار میں ذلیل ہوا

یہ قافلہ سرِ دربارِ شام جب پہنچا — یزید کرسی نشینوں سے اس طرح بولا
ہے نقلِ کفر اسے کفر مت سمجھئے گا — "خدا کا شکر ہے جس نے انھیں ذلیل کیا"
تمھارے سامنے تصدیقِ واقعات کروں
میں چاہتا ہوں کہ بنتِ علیؑ سے بات کروں

www.emarsiya.com

جلال آگیا زینبؑ کو سنکے یہ ناگاہ !   کہا یزید کو للکار کر کہ اے گمراہ !
ہمارے عز و شرف سے نہیں ہے تو آگاہ   مقامِ عدل پہ فائز ہیں ہم بحمد اللہ
ہے اُس کا شکر جو کچھ ربِ کائنات کرے
تری مجال ہے تو اور ہم سے بات کرے

ہمیں تحفظِ دینِ خدا کا ہے احساس   یہ ایک امانتِ معبود ہے ہمارے پاس
ہے مطمئن جو ہمارا ضمیر فرض شناس   کرے گی کیا ہمیں مرعوب یہ تیری بکواس
یہ تخت و تاج یہ مذموم شان و شوکت کیا
ہمارے سامنے تو کیا تری حقیقت کیا

یہ بات غور سے سن لے یزیدِ ظلم شعار   کہ تیری نسل ہے احساسِ کمتری کا شکار
ترے نسب میں ہیں شامل نفاق کے آثار   اسی لیے تو ہے قرآں سے برسرِ پیکار
رُخِ حیات منافق جہاں بدلتا ہے
نفاق بغضِ نبی کے جنوں میں ڈھلتا ہے

خبر تو ہوگی تجھے تیرا جدِ بد انجام   ہمارے جد کا ہی آزاد کردہ تھا وہ غلام
وہ فتحِ مکہ کے دن کھو چکا تھا اپنا مقام   نبی نے اپنی عبا اس کو دی بہ لطف تمام
عبا جو دوش پہ تیرے ہے روزِ روشن میں
ہمارا طوقِ غلامی ہے تیری گردن میں

یہ طوق تیرے گلے سے نکل نہیں سکتا   جو وقت تجھ پہ پڑا ہے وہ ٹل نہیں سکتا
غلام زادوں کا شجرہ بدل نہیں سکتا   یہ وار وہ ہے کہ اب تو سنبھل نہیں سکتا
یہ معجزہ ہے رسولِ خدا کے خامے کا
ہے وار تجھ پہ کرم خوردہ صلح نامے کا

www.emarsiya.com

یہ آرہی ہے جو دربار میں صدائے اذان — یہی اذاں ہے جمالِ خدائے کون و مکاں
یہی اذاں ہے مرے جد کی عظمتوں کا نشاں — یہ ہے نتیجۂ اقدامِ سرورِ ذیشاں
بقائے دیں کا ہے یہ بندوبست دیکھ ذرا
ہے تیری فکر کی دائم شکست دیکھ ذرا

ستم سہے مرے بھائی نے امتحاں کے لئے — حصولِ مرضیٔ خلّاقِ دو جہاں کے لیے
بقائے دینِ شہنشاہِ مرسلاں کے لیے — اِسی نماز کی خاطر اسی اذاں کے لیے
اسی صدا سے تمدن میں نور آئے گا
ہمارا ذکر اذاں میں ضرور آئے گا

ہمارا نام و نشاں تو مٹا نہیں سکتا — غمِ امامِ زماں تو مٹا نہیں سکتا
صداقتوں کا بیاں تو مٹا نہیں سکتا — نماز ہو کہ اذاں تو مٹا نہیں سکتا
تو اس کو روک سکے تیرے بس کی بات نہیں
ہمارے جد کی فضیلت ہے یہ فرات نہیں

یہ تیری فوج نے تجھ کو خبر تو دی ہوگی — کہ ہم شبیہ پیمبر نے کب اذاں دی تھی
ادا یہ سنّتِ صفین کربلا میں ہوئی — کہ جنگ روک کے شبیر نے نماز پڑھی
ہمیں ہے فخر کہ کھل کر یہ بات کہتے ہیں
اسی کو شرحِ اقیم الصلوٰۃ کہتے ہیں

وہ کیا ستم تھا جو اہلِ ستم نے ڈھایا نہیں — ہمارے صبر کو کس طرح آزمایا نہیں
نبی کا لاڈلا کس رُخ سے زد پہ آیا نہیں — مگر حسین نے سجدے سے سر اٹھایا نہیں
یہ منفرد شرف و امتیاز جاری ہے
حسین ابنِ علیؑ کی نماز جاری ہے

www.emarsiya.com

صدائے ماتم و صوتِ اذاں ہے لافانی — سپر ہیں دین کی یہ دونوں خطوطِ وحدانی
حصارِ امن میں ہے اس سے نوعِ انسانی — یہ بہرِ امّتِ جد ہے عطائے ربانی
یہ جب رُکے کے تو قیامت ضرور آئے گی
علیؑ کی تیغ یقیناً ظہور پائے گی؟

لرز کے بول اُٹھا دربارِ عام کا انبوہ — کہا گیا تھا انہیں کو شکست خوردہ گروہ
یہ ان کے عزمِ مصمّم ہیں استقامتِ کوہ — یہ مطمئن لب ولہجہ یہ گفتگو کا شکوہ
جو اہلِ حق ہیں وہ خاموش رہ نہیں سکتے
یہ بات ہارے ہوئے لوگ کہہ نہیں سکتے

یزید تجھ پہ یہ وقتِ خود احتسابی ہے — ترے بیاں میں بڑا جھوٹ ہے خرابی ہے
کہ ان کے خطبے کا ہر لفظ انقلابی ہے — یہ گفتگو ہے کہ منشور کامیابی ہے
صداقتوں کو یہ عنوانِ فتح کرتے ہیں
یہ اپنے خطبے سے اعلانِ فتح کرتے ہیں

یہ بات سُن کے یزیدِ لعیں ذلیل ہوا — ستم شعار نے موضوعِ گفتگو بدلا!
کہا یہ چھوٹی سی بچی جو ہے اسیرِ بلا — یہ کس کی نورِ نظر ہے یہ کس کی ماہ لقا
کھڑی ہوئی ہے متانت سے سر جھکائے ہوئے
ہے دونوں ہاتھوں سے کیوں اپنا منہ چھپائے ہوئے

کہا یہ شمرِ لعیں نے یزید سے بڑھ کر — یہی تو بچی ہے سبطِ نبی کی لختِ جگر
یہ بچی وہ ہے جسے چاہتا ہے سارا گھر — حسینؑ اُس کو سلاتے تھے اپنے سینے پر
یہ نورِ خانۂ پیغمبرِ مدینہ ہے
تجھے خبر نہیں شاید کہ یہ سکینہؑ ہے

www.emarsiya.com

یزید بولا سکینہ سے اپنا حال کہو　　سُنا ہے تم بھی بہت چاہتی ہو بابا کو
جو دل میں ہے کوئی خواہش تو وہ بیان کرو　　سکینہ بولی کوئی آرزو نہیں اب تو
جو ہو سکے تو بس اتنا کرم کیا جائے
کہ میرے بابا کا سَر مجھ کو دیدیا جائے

یزید بولا کہ یہ بات وجہ حیرت ہے　　سوال ہم سے کرو تم یہ کیا ضرورت ہے
تمھارے بابا کو تم سے اگر محبت ہے　　وہ خود ہی آئیں جو ان میں کوئی کرامت ہے
یہ معجزہ بھی دکھاؤ ضرور دُنیا کو
تم اپنے پاس بلالو خود اپنے بابا کو

کہا سکینہؑ نے پھیلا کے اپنے دامن کو　　کہ بابا جان خدارا مری یہ عرض سنو
مری یتیم تمنا کی آبرو رکھلو　　اور اُٹھ کے طشت سے دامن میں میرے آجاؤ
نہ جانے کیسی یہ ساعت جہاں میں آئی ہے
کہ شفقتِ پدری امتحاں میں آئی ہے

تمام اہلِ ستم نے یہ معجزہ دیکھا　　کہ ایک طشتِ طلائی وہاں لرزنے لگا
سرِ حسینؑ اسی طشت سے بلند ہوا　　اور آ کے دامنِ مظلوم پر قیام کیا
غمِ فراقِ پدر سے ذرا نجات ملی
سرِ حسینؑ ملا جیسے کائنات ملی

www.emarsiya.com